بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سیّد المفسرین ادیبِ اعظم

مولانا سیّد ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنّف دوسو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللّٰہ

دعاگو

احقرالزمن سید ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔۔۔۔۔۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع ۔۔۔۔۔۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت ۔۔۔۔۔۔ سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔۔۔۔۔۔ دسمبر ۲۰۰۳ء بار سوم

ہدیہ ۔۔۔۔۔۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد دویم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبؒ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبحثِ امامت

آیہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (سورہ البقرہ ۲/۳۰) سے ثابت ہوا کہ خلیفہ سے پہلے خلیفہ کا وجود ہوا اور حکیم علیم نے امم سے پہلے امام کو شروع کیا۔ آیہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ (سورہ الانعام ۶/۹۰)

اس کی دلیل ہے کہ کسی زمانہ میں بھی زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اور وہ نبی ہوتا ہے یا امام۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا زمین ایسے عالم سے خالی نہ رہے گی جس کی طرف لوگ حلال و حرام میں رجوع کریں پھر فرمایا اپنے دین کے معاملے میں صبر سے کام لو اور اپنے امام سے ربط پیدا کرو۔ اور خدا نے جو حکم دیا ہے اس کے بارے میں خدا سے ڈرو اور جو تم پر فرض ہے اسے پورا کرو۔

امام جعفر صادق اور امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا ایسا ممکن ہے کہ زمین ہو اور امام نہ ہو۔ فرمایا جب ایسا ہوگا تو زمین تباہ ہو جائے گی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت میں ہر زمانہ میں ایک عادل میرے اہل بیت سے ہوگا یہ لوگ رد کریں گے غالیوں کی تحریف کو۔ باطل پرستوں کی غلط کاری کو جاہلوں کی تاویلوں کو۔

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا امام کا ہر زمانہ میں ہونا ضروری ہے۔ فرمایا بے شک۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا زمین کبھی حجّت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ ظاہر و مشہور ہو یا مخفی و مستور عونی کہتا ہے۔

ولولا حجة في كل وقت لأضحى الدين مجهول الرسوم

وحار الناس في طخياء منها نجونا بالأهلة والنجوم

(ترجمہ :۔ اگر ہر زمانہ میں حجت خدا نہ ہوتی تو دین مجہول الرسوم بن کر رہ جاتا اور لوگ گھپ اندھیرے میں حیران پھرتے ہم نے (تاریکی میں) نجات پائی ہے چاند اور ستاروں سے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔

الامام زمام الدين، ونظام امور المسلمين، وعز المؤمنين، وبوار الكافرين، وأس

الاسـلام ؛ وصلاح الدنيا ، والنجم الهادي والسراج الزاهر ؛ والماء العذب على الظما ، والنور الدال على الهدى ، والمنجي من الردى ، والسحاب الماطر ؛ والغيث الهاطل ، والشمس الظليلة ، والارض البسيطة ، والعين الغزيرة ، والأمين الرفيق ، والوالد الشفيق ، والأخ الشقيق ، والأم البرة بالولد الصغير ، وأمين الله في خلقه ؛ وحجته على عباده ، وخليفته في بلاده ، الداعي الى الله ، والذاب عن حرم الله . من مات ولم يعرف إمام زمانه فقد مات ميتة جاهلية

ترجمہ :۔ امام عنان دین ہے۔ امور مسلمین کا نظام ہے مومنین کی عزت ہے۔ کافروں کی ہلاکت ہے۔ اسلام کی بنیاد دنیا کا ہتھیار۔ ہدایت کا ستارہ۔ روشن چراغ۔ پیاسوں کے لیے میٹھا پانی۔ ہدایت کی طرف بلانے والا نور۔ ہلاکت سے نجات دلانے والا۔ برسنے والا ابر۔ سایہ ڈالنے والا آفتاب۔ ہدایت کی چوڑی چکلی زمین۔ بہتا چشمہ۔ امین رفیق۔ والد شفیق۔ مہربان بھائیؑ۔ نیکی کرنے والی ماں۔ چھوٹے بچے سے۔ خدا کا امین اس کی مخلوق میں۔ خدا کی حجت اس کے بندوں پر۔ اس کا خلیفہ شہروں میں، خدا کی طرف بلانے والا۔ حرم رسولؐ سے دشمن کو دفع کرتے والا۔ جو امام کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ کفر کی موت مرا۔

ہشام بن الحکم نے عمرو بن عبید سے پوچھا (جو کہ اہل سنت کا بڑا عالم تھا اور مسجد بصرہ میں وعظ کر رہا تھا)

ہشام :۔ تیری آنکھ ہے۔؟
عمرو :۔ ہے

ہشام :۔ اس سے کیا کیا دیکھتا ہے ؟
عمرو :۔ رنگ اور چیزوں کے وجود کو۔

ہشام :۔ ناک ہے۔
عمرو :۔ ہے۔

ہشام :۔ اس سے کیا کام لیتا ہے۔
عمرو :۔ خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں۔

ہشام :۔ زبان ہے۔
عمرو :۔ ہے۔

ہشام :۔ اس سے کیا کام لیتا ہے۔
عمرو :۔ کھانوں کے مزے معلوم کرتا ہوں۔

ہشام :۔ دل ہے۔
عمرو :۔ ہے۔

ہشام :۔ اس سے کیا کام لیتا ہے۔
عمرو :۔ جب ان حواس کے مدرکات مشتبہ ہوتے ہیں تو تمیز کرتا ہوں۔

ہشام :۔ کیا دل کے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے۔
عمرو :۔ نہیں۔

ہشام :۔ یہ کیوں۔
عمرو :۔ کھلی بات ہے جب مجھے کسی بو میں، ذائقہ میں یا کسی صورت میں شک واقع ہوتا ہے تو میں دل کی طرف رجوع کرتا ہوں پس مجھے یقین حاصل ہوتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔

ہشام :۔ تو یوں کہو خدا نے دل کو شک دور کرنے کے لیے بنایا ہے۔ عمرو :۔ بیشک۔

ہشام :۔ تو قلب کا وجود ضروری ہوا ورنہ جوارح کے متعلق یقین حاصل نہ ہوگا۔ عمرو :۔ بے شک

ہشام :۔ اے شخص خدا نے جب تیرے چند جوارح کو بغیر امام کے اس لیے نہیں چھوڑا کہ وہ اپنے شک وحیرت میں اس کی طرف رجوع کریں تو کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو بغیر امام چھوڑ دے اور ان کے شکوم و اوہام مٹانے کے لیے کوئی سامان نہ کرے۔

امامت پر متکلمین کا استدلال یہ ہے کہ چار حال سے خالی نہیں۔

یا تو نبی نے اپنی تمام اُمّت کو اوّلین ہوں یا آخرین تمام ان چیزوں کی تعلیم دیدی ہو جن کے وہ اس کی زندگی میں محتاج ہوں تاکہ وہ نبی کی وفات کے بعد مزید تعلیم سے بے نیاز ہو جائیں۔

یا آپ کے بعد اُمّت الیٰ تعلیم حاصل کرے کہ مودب و معلم من اللہ سے تعلیم حاصل کرنے کی اسے ضرورت نہ رہے۔

یا رسول کے بعد اُمّت سے تکلیف ساقط ہو جائے اور وہ مثل حیوانوں کے بن جائیں اور یہ تینوں صورتیں باطل ہیں کیونکہ تکلیف لازم اور لطف واجب ہے۔ اور لوگ غیر معصوم۔ پس لازم آیا کہ ہر زمانے میں ایک معصوم حافظ شرع موجود ہو تاکہ وہ لوگوں کو گمراہی سے بچاتے۔

دلائل عصمت

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورہ التوبہ ۱۱۹/۹) خدا کا ہم کو یہ امر مطلق ہے کہ ہم صادقین کے ساتھ ہوں بغیر شرط۔ لہٰذا صادقین کی عصمت لازم ہے اور جب عقلاً و نقلاً یہ ضروری ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی معصوم اولاد کے ساتھ ہونا بھی لازم ہے کیونکہ اُمّت کی فرد نے بھی ان کے سوا اور کسی کی عصمت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ان کی سی صفات ان کے غیر میں پائی جاتی ہیں۔

دوسرے آیہ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (سورہ النساء ۸۳/۴) بھی عصمت آئمہ کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اولی الامر کی طرف رد کرنے سے علم اسی طرح حاصل ہوگا جس طرح رسولؐ کی طرف رد کرنے سے۔ اور علم صحیح نہیں حاصل ہو سکتا بغیر معصوم کے کیونکہ اللہ نہیں جائز رکھتا اس کو وہ حکم دے فتویٰ

لینے کا اس شخص سے جس سے امر قبیح کا صدور ممکن ہو پس جب آیت سے عصمت اولی الامر ثابت ہے تو ان کی امامت بھی ثابت ہو کیونکہ ان میں سے کسی نے دو امروں کے درمیان غلطی نہیں کی اور جب یہ امر یقینی ہے تو اس آیت میں اولی الامر سے وہی مراد ہیں ۔

تیسری آیت اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (سورہ البقرہ ۲/۱۲۴) ابراہیم علیہ السلام نے اس عہدہ کی عظمت پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ (سورہ البقرہ ۲/۱۲۴) خدا نے فرمایا لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (سورہ البقرہ ۲/۱۲۴) حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا میری اولاد میں ظالم کون ہوگا خدا نے فرمایا جو مجھے چھوڑ کر بُت کو سجدہ کرے گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (سورہ ابراہیمؑ ۱۴/۳۵) اور یہ ثابت ہے کہ نبی اور وصی دونوں میں سے کسی نے بتوں کی عبادت نہیں کی پس خدا نے محمدؐ کو نبی بنایا اور علیؑ کو وصی ۔ حضرت ابراہیمؑ کی ذریت میں یہ امامت چلتی رہی یہاں تک کہ خدا نے فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (سورہ آل عمران ۳/۶۸) اس آیت کی رو سے آنحضرتؐ کے لیے امامت مخصوص ہو گئی امر خدا میں حضرت علیؑ نے ان کی پیروی کی اور فرض الہٰی کو انجام دیا پس آپ کی ذرّیت میں وہ اصفیا ہوئے جن کو علم و ایمان دیا گیا اور ان کا سلسلہ روز قیامت تک چلے گا ۔

عبداللہ بن عجلان نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ (سورہ البقرہ ۲/۱۲۴) میں من تبعیضہ ہے یعنی ان میں سے بعض مستحق امامت ہوں گے اور بعض نہ ہوں گے قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (سورہ البقرہ ۲/۱۲۴) سے ثابت ہوا کہ مستحق امامت وہی ہوں گے جو حضرت ابراہیمؑ کی طرح صاحب طہارت یعنی معصوم ہوں گے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ (سورہ ابراہیم ۱۴/۳۶) لہٰذا حضرت آئمہ بہ سبب معصوم ہونے کے یقیناً تابع ابراہیمؑ تھے ۔

جہاں تک طلب رزق کا تعلق ہے دعائے ابراہیمؑ عام تھی۔ وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ (سورہ البقرہ ۲/۱۲۶) لیکن جب معاملہ امامت کا سامنے آیا تو اس کے لیے خاص طور سے اپنی ذرّیت کے لیے سوال کیا گیا ۔

چوتھے آیہ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ (سورہ الزخرف ۴۳/۲۸) کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمہ باقیہ امامت ہے روز قیامت تک ۔

سدّی نے کہا ہے عقب سے مراد آل محمدؐ ہیں ۔

پانچویں حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اس سے بھی عصمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس تمسک کو علی الاطلاق بتایا گیا اور یہ مقتضی عصمت ہے ورنہ لازم آئے گا کہ امر قبیح میں بھی اتباع کا حکم ہو جس طرح کتاب سے حکم تمسک علی الاطلاق ہے اسی طرح اہل بیت سے بھی علی الاطلاق ہے اور یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ وہ کتاب خدا سے جدا نہ ہوں گے اگر ان سے وقوع خطا کو تسلیم کر لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے وہ کتاب سے جدا ہو گئے۔ پس جب ان کی عصمت ثابت ہو گئی تو امامت بھی ثابت ہو گئی ۔

آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (سورہ مریم ۱۹/۹۶) کے متعلق امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا مودت فی قلوب المومنین سے عصمت ہے۔

قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جو برگزیدگان باری کے اصطفےٰ کو بتاتی ہیں۔

آدم کے لیے ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ (سورہ آل عمران ۳/۳۳) انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ (سورہ البقرہ ۲/۳۰)۔

ابراہیمؑ کے بارے میں ہے۔ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا (سورہ البقرہ ۲/۱۳۰) اور اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (سورہ البقرہ ۲/۱۲۴)۔

موسیٰؑ کے لیے ہے اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۴) اور وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ (سورہ طٰہٰ ۲۰/۴۱)

طالوت کے بارے میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَیْكُمْ (سورہ البقرہ ۲/۲۴۷)

اور تمام انبیاء اور اوصیا کے لیے ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی (سورہ الانبیاء ۲۱/۱۰۱) اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (سورہ الحج ۲۲/۷۵) وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ (سورہ ص ۳۸/۴۷)۔ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (سورہ الدخان ۴۴/۳۲) وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا (سورہ الانبیاء ۲۱/۷۳) مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ (سورہ آل عمران ۳/۲۶) یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ (سورہ البقرہ ۲/۲۶۹) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) وَنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ (سورہ القصص ۲۸/۵) وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورہ النساء ۴/۱۱۳) فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ (سورہ المائدہ ۵/۵۴) قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ (سورہ آل عمران ۳/۷۳) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ (سورہ النساء ۴/۳۲) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (سورہ آل عمران ۳/۱۸) وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ (سورہ النحل ۱۶/۷۱) وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (سورہ الزخرف ۴۳/۳۲)

ہر نبی اپنے جانشین کے لیے وصیت کرتا ہے چنانچہ امام رضا علیہ السلام اور امام جعفر صادقؑ اور امیرالمومنین علیہما السلام سے منقول ہے کہ آدم نے شیث کے لیے وصیت کی اور شیث نے شبان کے لیے اور شبان نے مجلث کے لیے اور مجلث نے محوق کے لیے اور محوق نے عثیشا کے لیے اور عثیشا نے اخنوع (ادریس) کے لیے اخنوخ نے ناحور کے لیے اور ناحور نے نوح کے لیے اور نوح نے سام کے لیے۔ سام نے عثامر کے لیے۔ عثامر نے ہر غیشا کے لیے اور ہر غیشا نے ثلنے یافث کے لیے اور یافث نے برہ کے لیے اور برہ نے خفیسہ کے لیے اور خفیسہ نے عمران کے لیے اور عمران نے ابراہیمؑ کے لیے اور ابراہیمؑ نے اسمٰعیل کے لیے اور اسمٰعیل نے اسحٰق کے لیے۔ اسحٰق نے یعقوب کے لیے۔ یعقوب نے یوسف کے لیے اور یوسف نے ثریا کے لیے اور ثریا نے شعیب کے لیے اور شعیب نے موسیٰ کے لیے اور موسیٰ نے یوشع کے لیے اور یوشع نے داؤد کے لیے اور داؤد نے سلیمان کے لیے۔ سلیمان نے

آصف کے لیے اور آصف نے ذکریا کے لیے اور زکریا نے عیسیٰ کے لیے عیسیٰ نے شمعون کے لیے۔ شمعون نے یحییٰ کے لیے یحییٰ نے منذر کے لیے منذر نے سلمہ کے لیے سلمہ نے بردہ کے لیے۔

اور آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں اور تم اپنے وصی کے سپرد کرنا اور تمہارا وصی سپرد کر دے گا اپنے اوصیا کو اپنی اولاد میں سے ایک اپنے بعد دوسرے کو۔ یہاں تک یہ امانت سپرد ہوگی بہترین اہل ارض کی طرف اور اس کے بعد امام نہ ہوگا اور بغیر نفس الہی کوئی امام نہ ہوگا۔

جیسے آنحضرتؐ نے نص فرمائی خلافت علیؑ پر یوم غدیر خم اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلي مولاہ لوگوں نے حضرتؐ سے پوچھا۔ آپ نے علی کو اپنی رائے سے خلیفہ بنایا ہے یا حکم خدا سے۔

فرمایا اگر میں اپنی رائے سے بناتا تو یہ خلاف ہوتا وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى (سورہ النجم ۵۳/۳) کے پس جب میں نے حکم خدا سے بنایا ہے تو تم اس کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (سورہ النساء ۵۸/۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے۔

"ایک امام دوسرے امام کو وقت وفات وصیت کرتا ہے"

آنحضرتؐ نے فرمایا جو مر گیا اور اس نے وصیت نہ کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔ وصیت حق ہے ہر مسلمان پر اور یہ بھی فرمایا جو بغیر وصیت مر گیا تو اس کے اعمال ختم ہو گئے۔

صفاتِ امام

احادیث و اخبار امامیہ سے معلوم ہوتا ہے امام برحق کی پچاس علامتیں ہیں۔

عصمت۔ نص۔ اعلم الناس ہو افصح الناس ہو۔ احلم الناس۔ اتقی الناس ہو۔ اشجع ہو۔ اشرف ہو۔ افضح ہو۔ اولیٰ ہو۔ سب سے زیادہ صابر ہو۔ سب سے زیادہ زاہد ہو۔ سب سے زیادہ سخی ہو۔ سب سے زیادہ عابد ہو۔ لوگوں پر سب سے زیادہ شفیق ہو۔ دشمن پر سب سے زیادہ سخت ہو۔ بارگاہِ خدا میں سب سے زیادہ متواضع ہو۔ حکم خدا کی سب سے زیادہ تعمیل کرنے والا ہو۔ نہی الہیٰ سے سب سے زیادہ روکنے والا ہو۔ بلحاظ نفس سب سے زیادہ بہتر ہو۔ مختون پیدا ہو۔ مطہر پیدا ہو۔ ولادت سے وفات تک معصوم ہو۔ اس کے اموال تحتِ حکم باری خرچ ہوں۔ جس طرح آگے سے دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھے صاحب فراست صادقہ ہو۔ اس کا سایہ نہ ہو کیونکہ وہ نورانی مخلوق ہو جو اس کے ساتھ پیدا ہو مومن ہو۔

جب شکم مادر سے باہر آئے تو اول زمین پر اپنی ہتھیلیاں رکھے کلمہ شہادتین زبان سے ادا کرے خواب میں اس کا دل